روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل یکم ستمبر 2009ء 10 رمضان المبارک 1430 ہجری یکم تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 198

افضل مہینہ

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان میں حالت ایمان اور احتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح نکل آتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

(سنن نسائی کتاب الصیام حدیث نمبر 2179)

رمضان دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے سب سے بڑھ کر دعا کی قبولیت خدا تعالیٰ کا وصل نصیب ہونا ہے

رمضان تقویٰ اور قرب الٰہی کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر۔ وہ تاریخ احمدیت کے مصنف ہی نہیں تاریخ احمدیت کا ایک باب تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اگست 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/اگست 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ بقرہ کی آیت 187 کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک اور رمضان المبارک دیکھنا نصیب فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر زمانے میں اپنے انبیاء کے ذریعے سے وہ راستے دکھائے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرما کر ہمیں اپنی کامل شریعت کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے راستے دکھائے گئے تا کہ انسان تباہی اور جہنم میں گرنے سے بچ جائے۔ یاد رکھیں کہ ان میں سے ایک راستہ رمضان کے روزے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ بیشمار برکات لئے ہوئے ہے۔ آنحضرتؐ کا دین، دین کامل ہے۔ دین میں روزوں کا تصور اور تعلیم بھی اعلیٰ ترین صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ روزہ کے ضمن میں دیگر احکامات کے ساتھ عبادتوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف ایک مومن کو خاص توجہ دلائی ہے۔ چونکہ یہ برکتوں والا مہینہ ہے اس لئے ایک مومن کو ہلکی پھلکی بیماری اور کمزوری کو اس چھوٹ کا بہانہ بنا کر روزوں کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے گناہ معاف کرنے اور اپنے قرب سے نوازنے کے لئے خاص سامان مہیا فرمائے ہیں، اپنے بندوں کی روحانی ترقی کے لئے ایک ایسا ماحول میسر فرمایا ہے جو نیکیوں کے راستوں کو جلد از جلد طے کرنے میں مدد دینے والا ہے اور اسی طرح بندے کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے تمام دوریوں کو قربتوں میں بدل دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فرمان نبویؐ کے مطابق رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ فرمایا پس موقع ہے اس رمضان کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر قسم کی نیکیاں بجالاتے ہوئے جنت کے جتنے زیادہ سے زیادہ دروازوں سے داخل ہوا جاسکتا ہے انسان داخل ہونے کی کوشش کرے، ان بلندیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جہاں تک شیطان کی پہنچ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے۔ سب سے بڑی دعا ہمیں یہی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا وصل ہمیں نصیب ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ رحمت کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے اور آخر کو زندہ کرتی ہے، ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہمیں وہ معرفت عطا فرمائے جس سے ہم دعاؤں کی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے فلسفہ کو سمجھ سکیں۔ رمضان میں ان دعاؤں کے طفیل جن سے خدا بندے کے نزدیک آجاتا ہے وہ تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں جو ہمیں دوسروں سے ہمیشہ ممتاز کر کے دکھاتی چلی جائیں۔

حضور انور نے خطبہ کے دوسرے حصہ میں مؤرخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا۔ حضور انور نے ان کے سوانحی کوائف بیان فرمائے اور پھر ان کے خصائل اور سیرت کے بعض نمایاں پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ صرف مؤرخ احمدیت نہیں تھے بلکہ آپ تاریخ احمدیت کا ایک باب بھی تھے اور ایک ایسا روشن وجود تھے جو دین حق کی روشنی کو ہر وقت دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں رہتا ہے آپ کا بلا کا حافظہ تھا بلکہ ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا تھے۔ اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ دین کی خاطر صرف کرنے والے بزرگ تھے۔ خلافت سے انتہا کا تعلق تھا، بہت بزرگ اور دعا گو تھے۔ عاجزی میں بے انتہا بڑھے ہوئے تھے۔ یقیناً ایک عالم باعمل کہلانے کے حقدار تھے اور بڑے بے نفس کارکن تھے۔ ایک ایسے سلطان نصیر کے جانے سے طبعاً فکر بھی پیدا ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلافت کو سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جائے گا۔ فرمایا کہ دن رات آپ کا یہ کام تھا کہ خدمت دین میں مصروف رہیں۔ خلیفہ وقت کی طرف سے جب بھی کوئی کام آجاتا خواہ رات کے دو بجے ہوتے، اسی وقت اٹھ کر کام شروع کر دیتے اور کام مکمل ہونے تک پھر اور کوئی کام نہیں کرتے تھے اور نہ آرام کرتے تھے حضور نے ان کے علاوہ محترم مولانا موصوف مرحوم کے ہی چھوٹے بھائی مکرم محمد اسلم صاحب کی وفات اور ان کا ذکر خیر اور اسی طرح محترمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب چک 46 شمالی سرگودھا کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔ خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں“ (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

(مرسلہ: سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

مضافات ربوہ میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں۔ بہتر ہے کہ سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔ کسی قسم کی دقت کی صورت میں مضافاتی کمیٹی سے مشورہ کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

مہمان کی فوری خاطر مدارات کرنا اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین خاطر تواضع کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے

مہمان نوازی اور خدمت بغیر کسی تکلّف، کسی بدل اور کسی تعریف کے ہو اور خالصۃً اس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی ہمارا مقصود اور مطلوب ہونا چاہئے

(مہمان نوازی سے متعلق قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور آنحضرتﷺ کی سیرت طیبہ کے واقعات اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور آپ کی حیات طیبہ کے واقعات کے حوالہ سے احباب کو اہم نصائح)

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ (سابق مربی انڈونیشیا) اور مکرمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/جولائی 2009ء بمطابق 17/وفا 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں دو جگہ آپؑ کی مہمان نوازی کا ذکر ہوا ہے اور اس ذکر میں پہلی بات تو یہ کہی گئی کہ جب آنے والے مہمان نے سلام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سلام کا جواب دیا۔ گو اس کے سادہ معنی یہی ہیں کہ آنے والے نے بھی سلامتی بھیجی اور جواب میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سلامتی بھیجی۔ لیکن مفردات میں جو لغت کی کتاب ہے اس میں ایک فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ آنے والے نے سَلَامًا کہا لیکن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں سَلَامٌ کہا اور اس میں رفع یا پیش کا جو استعمال کیا گیا ہے یہ زیادہ بلیغ ہے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس ادب کو ملحوظ رکھا جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ (۔) (النسآء: 87) اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو اُسے بہتر دعا سے جواب دو اور اس سَلَامٌ کہنے سے یہ دعا بنتی ہے کہ تم پر ہمیشہ سلامتی رہے۔

پس یہ نبی کے اخلاق اور دعا کا اعلیٰ معیار ہے جس کا آنے والے مہمان جو گو اجنبی تھے ان کو نہیں جانتے تھے ان پر فوری طور پر اس کا اظہار ہوا اور یہ مثال دے کر ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم لوگ جو آنحضرت ﷺ کی اُمّت میں سے ہو تمہارے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور دعا دینے کے معیار ہمیشہ اس حکم کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہمیشہ دوسرے سے بڑھ کر دعا دو۔ (۔) تمہاری دعا اس سے بہتر دعا ہو جو تمہیں دی گئی ہے تاکہ مہمان کو یہ احساس ہو کہ میرے آنے سے میزبان کو خوشی ہوئی ہے اور دوسری بات یہ کہ کس طرح انہوں نے فوری طور پر مہمانوں کی مہمان نوازی کی تیاری شروع کر دی۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے کہ (۔) (الذٰریٰت: 27) وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آیا، یعنی پکا کر۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (ھود: 70) کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا۔

پس مہمان کی فوری خاطر مدارات کرنا اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین خاطر تواضع کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے تبھی تو تعریفی رنگ میں یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ مضمون جو ان آیات میں اس سے پہلے اور بعد میں بیان ہو رہا ہے اس کا براہ راست اس مہمان نوازی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لوطؑ کی طرف جانے والے لوگ تھے جو اس قوم کے غلط کاموں کی وجہ سے انہیں عذاب کے آنے کے وقت کی خبر دینے کے لئے جا رہے تھے اور راستے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس رکے۔ ان کو بھی لوط کی قوم پر آنے والے عذاب کی اطلاع دی اور ساتھ ہی ایک اولاد کی خوشخبری بھی سنائی۔ پس یہاں اس مہمان نوازی کا ذکر کر کے ایک اعلیٰ وصف کو بیان کیا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ ان لوگوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام واقف نہیں تھے، جان پہچان والے نہیں تھے لیکن کیونکہ ظاہر بات ہے کہ اس وقت اس جنگل میں سفر کرنے والے تھے، مسافر تھے، اور ان کو یہ احساس ہوا کہ بشری تقاضے کے تحت بھوک بھی محسوس کر رہے ہوں گے اس لئے آپ نے فوراً اس خیال سے کہ ان کو بھوک لگی ہوگی بغیر کسی سوال کے کہ کھائیں گے یا نہیں کھائیں گے، ضرورت ہے یا نہیں ہے ان کے لئے مہمان نوازی کرنے میں مصروف ہو گئے۔ پس یہ وصف ایسا ہے جو خدا کو پسند ہے اور (۔) کا بھی یہ خاصہ ہے۔ آنحضرت ﷺ تو نبوت سے پہلے ہی اس خوبی سے اتنے زیادہ متصف تھے کہ یہ آپ کا امتیازی نشان تھا۔ عربوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں اور یہ سچ بات بھی ہے اور اُس زمانہ میں اور اب بھی عرب مہمان نواز ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا تو یوں لگتا ہے کہ یہ مہمان نوازی کرنا ایک خاص شان رکھتا تھا۔

تبھی تو جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی ہے تو آپؐ بڑی گھبراہٹ میں اپنے گھر تشریف لائے اور جب حضرت خدیجہؓ کے سامنے اس وحی کے نازل ہونے کا ذکر کیا تو اس وقت بھی آپ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو جو تسلی کے الفاظ کہے وہ یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپؐ رشتہ داری کے تعلقات کا پاس رکھتے ہیں۔ لوگوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں اور وہ اخلاق حمیدہ جو دنیا سے ختم ہو چکے ہیں ان کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں۔ مصیبت زدوں کی مدد اور حمایت کرتے ہیں۔ تو ان اوصاف کے مالک کو خدا کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔ (صحیح بخاری باب بدء الوحی) اب ان تمام اعلیٰ اوصاف کے ساتھ مہمان نوازی کا ذکر کرنا یقیناً اس بات کی تصدیق ہے کہ آپ کا مہمان نوازی کا معیار اس قدر بلند تھا کہ جو دوسروں کے مقابلے میں ایک امتیازی شان رکھتا تھا اور نبوت کے دعوے کے بعد تو یہ مہمان نوازی ایک ایسی اعلیٰ شان رکھتی تھی کہ جس کی مثال ہی کوئی نہیں ہے۔

اس بارہ میں آپؐ کے اُسوہ حسنہ کو دیکھیں تو صرف وہاں یہ نہیں ہے کہ سلامتی بھیجنے کی باتیں ہو رہی ہیں بلکہ کھانے پینے کی مہمان نوازی کے علاوہ بھی یا استقبال کرنے کے علاوہ بھی ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں جن کے معیار اعلیٰ ترین بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔

مَیں آپؐ کے اس اسوہ حسنہ کی چند مثالیں پیش کروں گا۔ آپؐ نے مہمان کو کھانے کا انتظام کے احسن رنگ میں کرنے سے ہی صرف عزت نہیں بخشی بلکہ مہمان کے جذبات کا خیال بھی رکھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال بھی رکھا اور اس کے لئے قربانی کرتے ہوئے بہتر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سہولیات اور کھانے کا انتظام بھی کیا۔اس کے لئے خاص طور پر اپنے ہاتھ سے خدمت بھی کی اور اس کی تلقین بھی اپنے ماننے والوں کو کی کہ یہ اعلیٰ معیار ہیں جو مَیں نے قائم کئے ہیں۔ یہ میرا اسوہ اس تعلیم کے مطابق ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر اتاری ہے۔تم اگر مجھ سے تعلق رکھتے ہو تو تمہارا یہ عمل ہونا چاہئے۔ تمہیں اگر مجھ سے محبت کا دعویٰ ہے تو اس تعلق کی وجہ سے، اس محبت کی وجہ سے، میری پیروی کرو اور یہ مہمان نوازی اور خدمت بغیر کسی تکلف، کسی بدل اور کسی تعریف کے ہو اور خالصتاً اس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہمارا مقصود اور مطلوب ہونا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے دن تم مہمان کی خوب خاطر کرو، اچھی طرح مہمان نوازی کرو اور تین دن تک عام مہمان نوازی بھی ہونی چاہئے کیونکہ یہ مہمان کا حق ہے اور فرمایا کہ اگر تمہیں اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے تو پھر مہمان کی عزت و تکریم کرو۔

پس مہمان نوازی بھی ایک اعلیٰ خلق ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی دیتا ہے ویسے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی جو تم کرتے ہو اس کا اجر پاؤ گے۔ لیکن یہ نیکی ایسی ہے کہ جب خوش دلی سے کی جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو کھینچنے والی بنتی ہے اور ایمان میں مضبوطی کا باعث بنتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی ایک تو مہمان نوازی کے جذبہ سے ہوتی تھی لیکن ایک یہ بھی مقصد ہوتا تھا کہ اگر کوئی کافر مہمان یا دوسرے کسی مذہب کا مہمان ہے تو وہ آپؐ کے اعلیٰ اخلاق اور مہمان نوازی دیکھ کر یہ سوچے کہ جس تعلیم کے یہ علمبردار ہیں، جس تعلیم کے یہ پھیلانے والے ہیں یہ اسی تعلیم کا اثر ہوگا کہ اتنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو رہا ہے اور یوں اس مہمان کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور آپؐ یہ مہمان نوازی کرتے بھی اس لئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف توجہ پیدا ہو تا کہ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ عاقبت سنور جائے۔ پس آپؐ کی مہمان نوازی صرف ظاہری خوراک کے لئے نہیں ہوتی تھی جس سے مہمان کی ظاہری بھوک مٹے بلکہ روحانی خوراک مہیا کرنے کے لئے بھی ہوتی تھی تا کہ اس کی آخرت کی زندگی کے بھی سامان ہوں اور یہی تعلیم آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو دی کہ تمہارے ہر کام کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاں مہمان بنا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جسے وہ کافر پی گیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ (اور آپؐ کے اس اسوہ کو دیکھ کر، اس حسن سلوک کو دیکھ کر کہ بغیر کسی چوں چراں کے، بغیر کسی احسان جتانے کے، بغیر کسی قسم کے اشارہ کے آپؐ نے جتنی مجھے بھوک تھی، جتنا مَیں پینا چاہتا تھا یا آزمانا چاہتا تھا بہرحال مجھے اتنا دودھ اور خوراک مہیا کی۔ اس کو دیکھ کر) اگلی صبح اس نے اسلام قبول کر لیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے اگلے دن پھر اس کے لئے بکری کے دودھ کا انتظام کیا تو ایک بکری کا دودھ وہ پی گیا اور دوسری بکری کا دودھ لانے کے لئے فرمایا تو پورا ختم نہیں کر سکا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں بھرتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابة) اور اسلام قبول کرنے سے پہلے اسے آپؐ نے کچھ نہیں کہا اور اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اسے یہ نہیں کہا کہ یہی حکم ہے کہ تم بھوک چھوڑ کر کھاؤ۔ جہاں تک مہمان ہونے کے ناطے اس کا حق تھا اسے پوری خوراک جو گزشتہ رات دیکھ کر دی تھی اس کا انتظام کیا، اسے پیش کی لیکن اس نے خود ہی انکار کر دیا۔ تب آپؐ نے یہ بات فرمائی کہ مومن ایک آنت سے پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے۔ اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے مقام کا احساس بھی اسے دلا دیا کہ انسان کی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

جب حبشہ کے مہاجرین واپس آئے تو ان کے ساتھ نجاشی شاہ حبشہ کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا تو آنحضرت ﷺ خود ان کی مہمان نوازی فرماتے رہے۔ جب صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور! ﷺ جب ہم خدمت کرنے کے لئے موجود ہیں تو آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ تو ہمارے آقا ﷺ نے کیا خوبصورت جواب دیا جو علاوہ مہمان نوازی کے اعلیٰ اصول کے اپنے مظلوم صحابہ کی عزت افزائی کا اظہار بھی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم احسان کا بدلہ احسان ہی ہے، اس پر عمل کی بھی ایک شاندار مثال ہے اور شکر گزاری کے جذبے کا بھی ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمارے صحابہ کو عزت دی تھی اس لئے مَیں پسند کرتا ہوں کہ ان کی مہمان نوازی اور خدمت مَیں خود اپنے ہاتھوں سے کروں تا کہ ان کے احسانوں کا کچھ بدلہ ہو۔ حبشہ کے قافلہ کے لوگ بھی آپؐ کے اس طرح مستعدی سے مہمان نوازی کرنے کو دیکھ کر حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ کیسا بادشاہ ہے جو اپنے ہاتھ سے ایک عام آدمی کی مہمان نوازی کر رہا ہے اور یہ مہمان نوازی کر کے انسانی شرف کے بھی عجیب وغریب معیار قائم کر رہا ہے جو نہ پہلے کبھی دیکھنے کو ملے نہ سننے کو۔

پھر ایک یہودی جب رات اپنے پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بستر گندا کر کے صبح صبح شرم کے مارے اٹھ کر چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے بغیر کسی کو مدد کے لئے بلانے کے خود ہی اس کا بستر دھونا شروع کر دیا اور جب کسی وجہ سے راستے میں اس کو یاد آیا کہ مَیں اپنی فلاں چیز بھول آیا ہوں وہ واپس آیا تو آپؐ کو بستر دھوتے دیکھ کر بڑا اثر مسار ہوا۔

حضرت مسیح موعود نے عیسائی کا ایک واقعہ بیان کیا ہے یا یہ وہی واقعہ ہے یا دوسرا کوئی واقعہ ہے لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ آپؐ کے اس عمل کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔ تو یہ بے نفسی کی انتہا ہے۔

بخاری کی ایک روایت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کی قوت قدسی سے جو عظیم انقلاب آپؐ کے صحابہ میں پیدا ہوا وہ بھی سنہری حروف سے لکھا جانے والا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنے گھر میں کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواب دیا آج گھر میں صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا پھسلا کر تھپتھپا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر جب مہمان کھانے کے لئے آیا تو چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھ کر بظاہر کھانے کی آوازیں نکالتے رہے اور مہمان بھی یہ سمجھتا رہا کہ میرے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو گئے۔ صبح جب انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا ہے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ (۔) (الحشر: 10) یعنی یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص لوگ جو ہیں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة)

پھر آنحضرت ﷺ کے پاس ایک گروپ ایسے مہمانوں کا تھا جو مستقل آپ کے در پر پڑے رہتے تھے۔ صرف اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی بات سننے سے رہ نہ جائے اور یہ ان کا اُمّت پر بھی احسان ہے، ہم پر بھی احسان ہے کہ اس حالت میں رہ کر ہم تک روایات اور احادیث پہنچائی ہیں۔ مالک بن ابی عامر سے ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابو محمد تم اس یمانی شخص یعنی ابو ہریرہ کو نہیں دیکھتے کہ یہ تم سب

سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ ان کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ ہم لوگ کئی کئی گھروں والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس دن میں کبھی صبح کبھی شام آیا کرتے تھے۔ (ترمذی کتاب المناقب۔ باب ما جاء فی صفة اوانی الحوض) تو یہ تھا ان لوگوں کا طریقہ جنہوں نے ہم تک روایات پہنچائیں۔

اب کوئی اس سے یہ خیال نہ کرے کہ یہ لوگ آپؐ کے اقوال سننے کے بہانے پڑے رہتے تھے ویسے نکمے تھے، فارغ روٹیاں توڑتے رہتے تھے۔ ایسا نہیں بلکہ ان لوگوں پر بھی ایسے دن آئے جب ان کو فاقے برداشت کرنے پڑے اور ان پر فاقے اس لئے نہیں آتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پوچھتے نہیں تھے۔ یا ان سے تنگ آجاتے تھے جیسا کہ پہلے ابھی روایت میں بیان ہوا ہے، جب آپؐ نے گھر پیغام بھیجا کھانے کا تو پیغام آیا کہ ہمارے پاس تو سوائے پانی کے کچھ نہیں ہے تو آنحضرت ﷺ کے گھر میں بھی کئی کئی دن چولہا نہیں جلتا تھا۔

اسی تعلق میں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک دلچسپ روایت ہے۔ ایک دفعہ جب ایسی نوبت آئی۔ کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے مَیں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تاکہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے، مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ مجھے کھانا کھلائیں گے لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا مَیں نے ان سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا۔ ان سے بھی غرض یہی تھی کہ کھانا کھلائیں گے۔ وہ بھی آیت کا مطلب بتا کے گزر گئے۔ پھر میرے پاس آنحضرت ﷺ گزرے تو آپؐ نے میری حالت دیکھ کر اور میرے دل کی کیفیت دیکھ کر بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا ابوہریرہ! مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو مَیں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ مَیں آپؐ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے گھر والوں سے پوچھا کہ وہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت یہ دودھ کا پیالہ دے گئی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ ابوہریرہ! مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضور ﷺ کے پاس صدقے کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ صفہ والوں کے پاس پہلے بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہرحال حضور ﷺ کا فرمان کہ میں ان کو بلا لاؤں مجھے بڑا ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے اور یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا۔ میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تاکہ پی کر کچھ تقویت حاصل کروں، طاقت حاصل کروں۔ پھر یہ بھی خیال آیا جب اہل صفہ آجائیں اور مجھے ہی حضور ﷺ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی بُرا ہو گا پھر تو بالکل ختم ہو جائے گا کچھ بھی نہیں ملے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا فرمان تھا اس لئے آپؓ گئے اور ان کو بلا لائے اور جب سب آگئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ اور مَیں نے دل میں یہ خیال کیا کہ مجھے تو اب یہ نہیں ملتا۔ بہرحال مَیں پیالہ لے کر ہر آدمی کو پکڑاتا گیا اور وہ پیتے گئے اور جب دوسرے تیسرے کے پاس پہنچا یہاں تک کہ آخر تک پہنچا مَیں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب اچھی طرح پی چکے ہیں۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ! مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے عرض کی حضور ٹھیک ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خوب پیو۔ جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا ابوہریرہ اور پیو۔ مَیں پھر پینے لگا چنانچہ جب مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا آپؐ فرماتے ابوہریرہ اور پیو اور جب میں اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔ چنانچہ مَیں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا اور آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

ان اصحاب صفہ کو آپؐ مہمان سمجھتے تھے اس لئے ان سب کو پہلے پلایا۔ اگر آپؐ خود ہی پہلے پی لیتے تو یہ برکت تو پھر بھی قائم رہنی تھی۔ لیکن مہمان نوازی کے تقاضے کے تحت آپؐ نے پہلے ان مہمانوں اور غریبوں کو پلایا۔ ان لوگوں کا اس طرح حضورؐ کی مجلس میں انتظار میں بیٹھنا آنحضرت ﷺ پسند فرماتے تھے۔ اس لئے ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوہریرہ کے بھائی کو کہا کہ یہ لوگ سیکھنے کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تم ان کے گھروں اور کاروبار کی نگرانی کیا کرو اور انتظام سنبھالا کرو۔

پھر فتح مکہ کے بعد جب باہر سے وفود کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا تو آپؐ ان کی بڑی عزت فرماتے تھے۔ حضرت بلالؓ جو آپ کے ذاتی امور اور خرچ وغیرہ کا حساب رکھتے تھے انہیں فرماتے تھے کہ ان کی خوب مہمان نوازی کرو اور ان کے لئے تحفوں وغیرہ کا انتظام کرو۔ اسی طرح ایک وفد بحرین سے آیا۔ یہ ربیعہ قبیلے کا وفد تھا اور یہ قبیلہ آنحضرت ﷺ کے جد امجد کے بھائی سے منسوب ہوتا تھا اور یہ لوگ بہت عرصہ پہلے آپس کی لڑائیوں کی وجہ سے ہجرت کر کے بحرین چلے گئے تھے۔ ان کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ دو بچھڑے بھائیوں کی نسلیں آپس میں مل رہی ہیں۔ بڑے تپاک سے ان کا استقبال کیا۔ ان کے سردار کو اپنے قریب بٹھایا اور بڑی محبت و شفقت سے اس سے پیش آئے اور انصار کو فرمایا کہ ان کی خوب مہمان نوازی کرنا کیونکہ انہیں تم سے ایک نسبت ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ لوگ بھی تمہاری طرح از خود مسلمان ہو کر آئے ہیں۔ اگلے دن پھر اس وفد کے ارکان جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا کہ کیا تمہارے بھائیوں نے تمہاری مہمان نوازی اچھی طرح کی ہے۔ ٹھیک طرح کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ہمارے بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے بہترین کھانے اور بہترین بستر کا انتظام کیا اور صبح ہوتے ہی ہمیں قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کی باتیں بتائیں۔ پس یہ نمونے تھے جو آپ کے صحابہ کے تھے۔ انصار نے تو ہجرت کے وقت مہاجرین کے ساتھ بھی اخوت کا ایک مثالی نمونہ قائم کیا تھا اور اب تو آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے ان کے اس عمل کو اور بھی صیقل کر دیا تھا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی عزت اور تکریم کرو۔

(ابن ماجہ۔ ابواب الادب باب اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ)

بے شک سرداروں کی اور معزز آدمیوں کی عزت و تکریم کا آپؐ نے حکم دیا لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے ہر مہمان چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم آپؐ اس کی عزت فرمایا کرتے تھے اور یہی حکم مسلمانوں کو دیا تھا۔ بلکہ ایک دفعہ مُضَّر قبیلے کے لوگ برے حالوں میں بغیر لباس کے ننگی تلواریں ٹانگی ہوئی تھیں آپؐ کے پاس پہنچے آپؐ ان کی حالت دیکھ کر بے چین ہو گئے اور فوراً مدینہ کے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں ان کے لئے کھانے اور خوراک و لباس کا انتظام کرنے کو کہا اور جب تک آپؐ کو تسلی نہیں ہو گئی کہ یہ سارا انتظام ہو گیا ہے۔ آپؐ بے چین رہے اور اس کے بعد لکھا ہے کہ آپؐ کا چہرہ اس طرح چمک رہا تھا کہ جس طرح سونے کی ڈلی چمک رہی ہوتی ہے۔

تو یہی حال اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کا تھا۔ اخبار البدر 24 جولائی 1904ء کی ایک رپورٹ میں لکھا ہے جب حضرت مسیح موعود گورداسپور کے ایک سفر پر تھے وہاں

بھی جو دوست ملنے کے لئے آتے آپؑ ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے۔ لکھتے ہیں کہ ”اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مہمان نوازی کا (۔) اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں۔ جن لوگوں کو کثرت سے آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو (خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ داخل ہو) ذرا سی بھی تکلیف حضور کو بے چین کر دیتی ہے۔ مخلصین احباب کے لئے تو اور بھی آپ کی روح میں جوش شفقت ہوتا ہے۔ اس امر کے اظہار کے لئے ہم ذیل کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں:

میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں اپنی اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج انہوں نے رخصت چاہی جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہیے، اکٹھے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے۔

پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم اہل عملہ کو نہ ہو۔ (جو کام کرنے والے ہیں ان کو نہ ہو)۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ جس شئے کی اس کو ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے“۔ (میاں ہدایت اللہ صاحب جن کا ذکر ہے ان کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود نے بعد میں سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا کہ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا کریں)۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 78-79 جدید ایڈیشن)

پھر آپ کو مہمان کا کس قدر خیال رہتا تھا اس کا اظہار آپ کے ان فقرات سے ہوتا ہے کہ اپنی تکلیف کا احساس نہ کرتے ہوئے مہمان کے جذبات کے خیال سے، آپ ان سے ملاقات کے لئے باہر تشریف لاتے تھے۔ ایک دفعہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”آج میری طبیعت علیل تھی اور مَیں باہر آنے کے قابل نہ تھا۔ مگر آپ کی اطلاع ہونے پر مَیں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 163 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس نے ایک موقع پر منشی عبدالحق صاحب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلّف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ یہ کہہ کر آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 80 جدید ایڈیشن)

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ مہمان کا دل شیشے کی طرح ہوتا ہے ذرا سی ٹھوکر لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے بہت خیال رکھا کرو۔

آپ نے ایک موقع پر فرمایا اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت پہنچ جائے (گالی گلوچ بھی تمہیں کرے) تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔

ایک دفعہ فرمایا کہ ”لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو، اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے اور ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے“۔ فرمایا ”مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ مگر لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں“۔

(اخبار الحکم۔ 24 نومبر 1904ء۔ صفحہ 1-2)

پس یہ چھوٹی چھوٹی ضروریات جو ہیں ان کا بھی آپ خیال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی میں ایک روایت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے حوالے سے لکھی ہے کہ حضرت مسیح موعود بیت الفکر میں (۔) مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور مَیں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرے کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ مَیں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ جلد اول صفحہ 160۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا، مکان نیا نیا بنا تھا۔ مَیں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی لیٹ گیا حضرت صاحب ٹہل رہے تھے میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ مَیں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے۔ مَیں نے عرض کیا آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں مَیں اوپر کیسے سو رہوں۔ مسکرا کر فرمایا مَیں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا کہ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ مؤلفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ 41)

مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے اپنے واقعہ کا خود اپنے قلم سے ذکر کیا جو ان کی کتاب تائید حق میں چھپا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھے بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی۔ امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الاچئی وغیرہ کھا کر گزارا کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نامعلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان کو موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ جلد اول صفحہ 135-136۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

دیکھیں کس طرح غیروں کے لئے بھی اور اپنوں کے لئے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کا آپ خیال فرمایا کرتے تھے۔ حیرت ہوتی ہے اس قدر مصروفیت کے باوجود آپ ان ساری باتوں کا خیال رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کئی مرتبہ الہاماً فرمایا کہ (۔) کہ اس قدر لوگ تیری طرف آئیں گے جن راستوں پر وہ چلیں گے وہ راستے عمیق ہو جائیں گے اور فرمایا کہ (۔) اور لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جانا۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی کے جو بہت سے واقعات ہیں۔ جب کثرت سے لوگ آتے تھے اور آپ ان کی مہمان نوازی کا حق بھی ادا کرتے تھے اور ان کو بڑی بشاشت سے ملتے بھی تھے، اور یہ کیوں نہ ہوتا کہ یہ آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت تھی۔ آپ کے محبوب کی سنت تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی اس بات کی تصدیق فرمائی تھی۔

آج یہ ہمارا کام ہے کہ اس نیک صفت کو ہمیشہ اپنے اوپر جاری رکھیں لوگوں کے ذاتی مہمان آتے ہیں جن میں خونی رشتے ہوتے ہیں رحمی تعلق ہوتے ہیں، قرابت داریاں ہوتی ہیں دوستیاں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن آج کل، ان دنوں میں ہمارے پاس وہ مہمان آ رہے ہیں جو آئندہ جمعہ کو شروع ہونے والے جلسہ میں شامل ہونے کے

لئے آ رہے ہیں اور یہ جلسہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر خالصتاً دینی اغراض کے لئے حضرت مسیح موعود نے شروع فرمایا تھا۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کو بھی خاص دعاؤں سے بھی نوازا تھا۔ پس اس لحاظ سے یہ حضرت مسیح موعود کے خاص مہمان ہیں جو خالصتاً دینی غرض سے آ رہے ہیں اور ہم یہی امید رکھتے ہیں کہ اس لئے آتے ہوں گے اور آ رہے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی ہم نے کرنی ہے اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنی ہے اور دینی بھائیوں کے رشتے کی وجہ سے کرنی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے، جن کے سپرد جلسہ کی ڈیوٹیاں کی گئی ہیں کہ پوری محنت، اعلیٰ اخلاق، صبر، حوصلے اور دعا کے ساتھ ان کے سپرد جو کام کئے گئے ہیں ان کو سرانجام دیں۔ ہر مہمان کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا بھی خیال رکھیں۔ ان کی ہر تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں اور جلسہ کا نظام جو ہے وہ ہر شامل ہونے والے سے ایسا حسن سلوک کرے جس طرح وہ اس کا خاص مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ سب ڈیوٹی دینے والوں کو اپنے فرائض احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت ابھی جمعہ کے بعد مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک افسوسناک اطلاع یہ ہے کہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ جو ہمارے بڑے پرانے مربی سلسلہ تھے، 14/جولائی کو ہسپتال میں 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1939ء میں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا 1949ء میں جامعہ احمدیہ احمد نگر سے مولوی فاضل کیا اور پھر جامعۃ المبشرین سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ آپ کی بیرون ملک پہلی تقرری سیرالیون مغربی افریقہ میں ہوئی۔ پھر وہاں سے واپسی پر مرکز سلسلہ میں مختلف ادارہ جات میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر جرمنی اور انڈونیشیا میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ انڈونیشیا میں آپ کی خدمت کا دور بہت لمبا ہے جو 33 سال کے عرصے پر محیط ہے۔ وہاں اس دوران آپ کو مربی انچارج کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ 1996ء میں باقاعدہ سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ پھر انڈونیشیا میں جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل بھی رہے اور 2002ء میں مستقل طور پر ربوہ واپس چلے گئے اور وفات تک وہیں مقیم تھے۔ آپ کو 1966ء میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ بڑے نیک، مخلص، باوفا اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی واقف زندگی تھے۔ ان کی طبیعت میں بڑی سادگی تھی۔ خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں بھی جاری رکھے۔ ان کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر دے اور ان کے نمونے پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ کا ہے جو صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کی وفات 14/جولائی کو 68 سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پوتی اور صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی نواسی تھیں اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب و محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ آپ 1939ء میں پیدا ہوئی تھیں اور مرزا نعیم احمد صاحب سے آپ کی شادی ہوئی۔ اس طرح آپ حضرت مصلح موعود کی بہو بنیں۔ بہت صبر کرنے والی حوصلہ مند اور بڑی حلیم الطبع مخلص خاتون تھیں۔ والدین فوت ہوئے، خاوند فوت ہوئے بڑے حوصلہ اور صبر سے یہ سارے صدمے برداشت کئے۔ کبھی ان کی زبان پہ شکوہ نہیں ہوتا تھا۔ مَیں نے دیکھا ہے ہمیشہ مسکراتی رہتیں۔ بشاشت سے ملتیں اور انہوں نے بڑی لمبی بیماری کاٹی ہے۔ بڑی تکلیف دہ بیماری کاٹی ہے۔ لیکن ہمیشہ صبر اور تحمل سے یہی کہتی رہتی تھیں کہ ٹھیک ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتی تھیں حالانکہ وہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک انتہائی تکلیف دہ بیماری تھی۔ کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ مجھے اتنی تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو ہمیشہ نیکیوں پر قائم رکھے۔ ان کے تین بیٹے یادگار ہیں۔

اب جمعہ کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

پیمانِ محبت

سہتے ہیں جو دنیا کے ستم صبر و رضا سے
پاتے ہیں وفاؤں کا صلہ اپنے خدا سے

رہتی ہے یوں مولیٰ کی نظر ان پہ ہمیشہ
ہو جاتے ہیں وہ دور ہر اک حرص و ہوا سے

مل جاتی ہے ان لوگوں کو ایمان کی دولت
ہر لمحہ بسر کرتے ہیں جو صدق و صفا سے

کچھ بھی ہو نبھاتے ہیں وہ پیمانِ محبت
لکھتے ہیں وہ رودادِ الم خونِ وفا سے

جس پہ ہو تیری نظر کرم اور عنایت
بھٹکے گا بھلا کیسے وہ اس راہِ ہدیٰ سے

اک شخص کہ دکھ درد میں ہے سب کا مسیحا
ہو جاتی ہے ہر دور بلا اس کی دعا سے

پائے ہیں اسی در سے سبھی عشق کے ثمرات
سب فیض ملے ہیں ہمیں اس بزمِ جدا سے

سب لطف و عنایات ملیں مجھ کو بھی پیارے
گزرے یہ میری زیست سدا عجز و وفا سے

عبدالصمد قریشی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ کو آمین کی تقریب 19/اگست 2009ء منعقد کرنے کی توفیق ملی امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے 11 اطفال اور 4 ناصرات نے قرآن مجید ناظرہ ختم کیا۔ خاکسار نے خود بچوں کا جائزہ لیا۔ اس بابرکت تقریب آمین کے مہمان خصوصی مکرم مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید تھے۔ اسی دن جلسہ یوم والدین بھی منعقد کیا گیا جس میں 65 کے قریب حاضری تھی۔ آنمکرم نے بعد میں قرآن مجید ناظرہ ختم کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد مکرم احسان اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ صابو بھڈیار نے دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید احسن رنگ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ رفعت سعادت صاحبہ اہلیہ مکرم سعادت احمد صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی رشیقہ سعادت واقفۂ نو نے A لیول کے امتحان میں کیمبرج یونیورسٹی سے چار سٹریٹ اے لئے ہیں۔ (4-A) لے کر OPF کالج برائے خواتین میں اول پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح میرے بیٹے عزیزم ارادت احمد نے امتحان O لیول میں A-7 اور B-1 لے کر نصرت جہاں اکیڈمی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

دونوں بچے مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب چک چٹھہ کے پوتا، پوتی اور مکرم فخر اقبال شبلی صاحب سیکرٹری مال محمودہ ضلع راولپنڈی کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دونوں بچوں کو یہ کامیابیاں مبارک کرے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم نصراللہ محمود صاحب بلوچ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اور میری اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر سعدیہ مشہود صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ 26 مئی 2009ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام تاشف محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اور مکرم محمد یار بلوچ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم مشہود احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ نومولود اپنے ننہال کی طرف سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی عبدالستار خان صاحب افغان المعروف بزرگ صاحب مہاجر قادیان رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان میں سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی درازی عمر، خادم دین، خلافت احمدیہ کے جانثار ہونے اور نافع الناس وجود بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نتائج جماعت نہم

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

امسال مریم گرلز ہائی سکول ربوہ کی 41 طالبات نے جماعت نہم کے سالانہ امتحان بورڈ میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 7 طالبات نے A-one گریڈ، 8 طالبات نے A گریڈ، 15 طالبات نے B گریڈ، 5 طالبات نے C گریڈ اور 1 طالبہ نے D گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔

سکول میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والے طالبات کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

عزیزہ شفق شہوار ناصر بنت مکرم ناصر احمد چوہدری صاحب 422/480 اول، عزیزہ صباء عبور بنت مکرم محمد عارف صاحب 417/480 دوم، عزیزہ حافظہ عالیہ نایاب بنت مکرم انور علی صاحب 411/480 سوم رہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین (پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ رشیدہ طارق صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

2 ستمبر 2009ء

1-15 am	عربی سروس
2-20 am	خطبہ جمعہ 28/اگست 2009ء
3-00 am	درس القرآن
5-00 am	تلاوت
6-00 am	تلاوت
6-40 am	درس حدیث
7-00 am	درس القرآن
8-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-50 am	تلاوت قرآن کریم،مکرم ہانی طاہر صاحب
10-00 am	سیرت النبی ﷺ
10-45 am	رمضان ہمارے لئے، بچوں کا پروگرام
11-10 am	لجنہ اجتماع 2005ء یوکے
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
2-55 pm	بستان وقف نو
3-55 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	درس القرآن
6-20 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-35 pm	بنگلہ پروگرام
8-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 1984ء
9-40 pm	بستان وقف نو کلاس
10-55 pm	شمائل نبوی ﷺ
11-30 pm	تلاوت قرآن کریم،مکرم ہانی طاہر صاحب

3 ستمبر 2009ء

12-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-55 am	درس القرآن
1-15 am	عربی سروس
2-25 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am	درس القرآن
4-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 1984ء
5-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-25 am	تلاوت
6-00 am	تلاوت
7-10 am	درس حدیث
8-10 am	درس القرآن
9-00 am	تلاوت قرآن کریم،مکرم ہانی طاہر صاحب
10-00 am	درس حدیث
10-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10-55 am	شمائل نبوی ﷺ
11-20 am	خطبہ جمعہ 6/اپریل 1984ء
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث
2-05 pm	علمی خطابات 10 دسمبر 1976ء حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث
2-40 pm	گلشن وقف نو
3-40 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	درس القرآن
6-55 pm	تلاوت، درس حدیث
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-25 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
9-30 pm	رمضان کی برکات
10-25 pm	کہکشاں
11-05 pm	سیرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
11-55 pm	تلاوت قرآن کریم،مکرم ہانی طاہر صاحب

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

آزمائشی گیس کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے
گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کے لئے، ہمارا مفید و بےضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ، ہائی بلڈ پریشر خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سیمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات و مفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون نمبر: 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ
فون: 047-6211544,0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

درخواست دعا

مکرم ریاض احمد جنجہ صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کا بیٹا عزیزم عمر فاروق اعلیٰ تعلیم کیلئے سویڈن جا رہا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین

گمشدہ چابیاں

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔
مورخہ 29 اگست کو گھڑدوڑ گراؤنڈ سے دارالعلوم حلقہ صادق اور وہاں سے دارالصدر یادگار روڈ پر جاتے ہوئے راستہ میں 14 چابیوں کا ایک گچھا کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملیں درج بالا پتہ پر پہنچا کر یا فون نمبرز 03336526284 یا 0476213029 پر اطلاع کر کے ممنون فرمائیں۔

ربوہ میں سحر و افطار یکم ستمبر
انتہائے سحر 5:19
طلوع آفتاب 6:41
زوال آفتاب 1:08
وقت افطار 7:36

اوقات کار رمضان المبارک
صبح 9 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
6 بجے تا 7 بجے شام
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6211434, 6212434

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل کارٹنز کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزر لینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
➔ Ahmadi Students already studying.
Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
➔ English medium of instruction.
➔ Very appropriate tuition fee.
➔ Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

FD-10

البشیرز — اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
بیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

احمد ٹریولز انٹرنیشنل — گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار، عبیر ستار
فون شوروم: 052-4292793 فون رہائش: 052-4592316
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

نگینہ برتن سٹور — المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870
0300-7714390

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ووڈ فلورنگ اور ماربل گرینائیٹ کی ہول سیل کی تمام ورائٹی بمعہ ٹرانسپورٹیشن موجود ہے
چوہدری ٹریڈرز
ماربلز اینڈ گرینائیٹ
فیکٹری: 108-C نواب ٹاؤن مین رائیونڈ روڈ لاہور
سب آفس: 53-C بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
PH:042-5315508-07,0321-4880141
0300-9453064
طالب دعا: عبدالحمید چوہدری، مرزا نسیم بیگ

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار و باگارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ایئر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، ویگن، آلٹو، FX، جیپ
کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205